کے سر بھی شرم سے جھکا دیئے ہیں۔ نیز ان کے لئے مشکلات کا ایک باب کھول دیا ہے۔ عرب ریاستوں میں موجود پاکستانی سفیر حضرات عربی زبان سے بالکل نابلد ہوتے ہیں یہی عالم بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں سے متعلقہ امور کی وزارت کا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بھارت کے سفیر متعلقہ ملک کی زبان کے ماہر ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پاکستان اپنے موقف سے متعلقہ ملک کی حکومت کو مطمئن نہیں کر سکتا دوسری طرف بھارت غلط سلط دلائل سے اس ملک کی حکومت کو اپنے موقف کا حامی بنا لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے سعودی عرب کے سوا مسئلہ کشمیر پر کوئی عرب ملک بھی ہمارا حامی و موید نہیں متحدہ عرب امارات میں بھی یہی کچھ ہوا۔ امید ہے ذمہ دار حضرات اس امر کی تلافی کی طرف توجہ دیں گے۔

(۳)

منصوبہ بندی کے حوالہ سے موجودہ حکومت کے ایک وزیر رانا نذیر احمد شریعت اور کتاب و سنت کے عقائد کا آئے دن مذاق اڑا رہے ہیں۔ اور تمام معاشی مسائل کا حل "دو بچوں" کو قرار دے رہے ہیں۔ حال ہی میں ان کی طرف سے لبرٹی مارکیٹ گلبرگ میں فیملی پلاننگ کی تائید میں واک کا اہتمام بھی کیا گیا۔ حکومتی وزراء اپنی عیاشیوں پر مبنی بے جا اخراجات اور ملکی خزانے کے بے دریغ ضیاع پر کنٹرول کرنے کو تو تیار نہیں مگر غربت و افلاس کے خاتمے اور قلت وسائل کے حل کے لئے قتل اولاد کی ترغیب دے کر قہر خداوندی کو دعوت دینے میں بڑی تندہی سے مصروف ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے **"ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق"** اپنی اولاد کو غربت و افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو ان کے اور تمہارے رزق کے ذمہ دار ہم ہیں۔

اکثر مذہبی عناصر پہلے ہی دین فروشی کے دھندے میں مصروف ہو کر احتساب کے فریضے سے غافل ہو چکے تھے۔ عبداللہ غازی نامی ایک وزیر مملکت نے رہی سہی کسر پوری کرنے کے لئے خوشامدی عناصر کی غیرت پر ایک اور ضرب کاری ان الفاظ سے لگائی ہے "دینی جماعتیں فرقہ واریت پھیلا رہی ہیں۔ میدان سے ہٹ جائیں یا توبہ کر لیں" (جنگ ۲۹ دسمبر) کس گناہ سے توبہ کر لیں؟ اس کا جواب تو وہی جماعت دے سکتی ہے جس نے عبداللہ غازی کا حال ہی میں بڑے تپاک سے اپنے دفتر میں استقبال کیا اور بڑے فخر سے اس کے ساتھ ملاقات اور گفتگو کا اپنے ہفت روزے میں ذکر کیا۔

دینی جماعتوں کی بدنامی و ناکامی کے ذمہ دار اسی قسم کے خوشامدی عناصر ہیں۔

اللہ رب العزت حکمرانوں کی اصلاح فرمائے اور نام نہاد مذہبی قائدین کو ہدایت دے۔